

اعمالِ رمضان کے ضروری مسائل

جمع و ترتیب

حضرت مولانا شاہ محمد ظلال الرحمن صاحب فلاحی دامت برکاتہم

صاحبزادہ و خلیفہ

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

اعمال رمضان کے بعض ضروری مسائل

جمع و ترتیب: محمد ظلال الرحمن صاحب فلاحی (استاذ مدرسہ احیاء العلوم بیہ چبوترہ)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور رحمتیں و سلامتی ہو اس کے رسول محمد بن عبد اللہ ﷺ پر اور انکی آل و اصحاب پر رمضان المبارک اپنے فضائل و برکات اور اپنے اعمال کے اعتبار سے محتاج تعارف نہیں ہے مختصر یہ کہ اعمال رمضان روزہ، تراویح، اعتکاف، لیلۃ القدر کی تلاش، غریبوں کی دستگیری، زکوٰۃ و صدقہ فطر کی ادائیگی، تلاوت قرآن وغیرہ اپنے اندر بے شمار اخروی ثواب و دنیوی برکات لئے ہوئے ہیں مثلاً نفل عمل فرض کے برابر اور فرض ستر فرضوں کے برابر، رحمت، بخشش، جہنم سے چھٹکارہ، پچھلے گناہوں کی بخشش، اللہ تعالیٰ کی رضا و جنت کی خوش خبری وغیرہ جیسے فضائل بکثرت احادیث میں ملتے ہیں نیز یہ اعمال ہمارے اخلاقی، معاشی و معاشرتی مسائل کا حل لئے ہوئے ہیں اور ہمارے سیاسی و عسکری فوائد سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس تحریر میں اعمال رمضان کے بعض ضروری مسائل جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مستند کتابوں ہی سے یہ مسائل لئے گئے ہیں جس مسئلہ میں تشنگی ہو یا کوئی نیا مسئلہ پیش آئے تو اپنے قابل بھروسہ عالم دین و مفتی صاحب سے مسئلہ دریافت فرمائیں مسائل جانکر، پوچھکر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے سے اعمال مقبول ہوتے ہیں۔

اللہ عزوجل ہمیں راہ راست کی رہنمائی فرمائے رمضان کی صحیح قدر کرنے کی اور اعمال رمضان کو مطلوبہ صفات کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے رمضان کے بابرکت اور قیمتی اوقات میں لہو و لعب، ٹی وی ویڈیو، شہرت کی افطار پاٹیوں، غیر ضروری شاپنگ وغیرہ سے حفاظت فرمائے اور جو غلطیاں و کوتاہیاں ہو جائیں اللہ اس سے درگزر فرمائے۔ آمین

رمضان کا پہلا اہم عمل روزہ فرضیت و رخصتِ رقدیہ

روزہ کس پر فرض ہے؟ ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر رمضان کے روزے رکھنا فرض ہے لیکن مسافر (جبکہ سفر کم از کم 77.1/4 کلومیٹر کا ہو) اور حاملہ یا دودھ پلانے والی جس کو روزہ یقینی نقصان دیتا ہو اور حیض و نفاس والی عورت اور سخت بیمار کو جائز ہے کہ ان عذروں کی وجہ سے رمضان میں روزے نہ رکھیں بلکہ بعد میں قضاء کر لیں۔

فدیہ: انتہائی کمزور، قریب الموت بوڑھے حضرات اور ایسے سخت و لمبی بیماری والے مریض جنکو بعد میں صحت مند ہونے کی توقع نہ ہو انہیں روزہ کے بدلہ فدیہ دینا جائز ہے ایک روزہ کا فدیہ پونے دو کلو گھوٹا یا اس کی قیمت ہے۔

نیت: ہر روزہ کی نیت کرنا شرط ہے نیت کا مطلب دل سے ارادہ کرنا ہے لفظوں میں کہنا ضروری نہیں لیکن زبان سے کہہ لینا بہتر ہے، رمضان کے فرض روزہ کی نیت دن کو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے تک کر لینا کافی ہے، روزہ کے ارادہ سے سحری کرنا بھی نیت کے قائم مقام ہے۔

تعریفِ روزہ: صبح صادق (ابتداء وقت فجر) سے لیکر غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے، پینے اور جماع سے رکنے رہنا فرض درجہ میں ضروری ہے۔

روزہ کے مسنونات اور مستحبات : ☆ سحری کھانا اگرچہ مختصر ہو کیونکہ سحری کھانا سنت ہے اور برکت کا باعث ہے۔ ☆ سحری کھانے میں تاخیر کرنا لیکن صبح صادق سے پہلے کرنا ضروری ہے ☆ رات ہی سے روزہ کی نیت کرنا۔ ☆ افطار میں جلدی کرنا جب کہ غروب آفتاب کا یقین ہو جائے۔ ☆ کھجور سے افطار کرنا، ورنہ پانی سے افطار کرنا۔ ☆ افطار سے پہلے دعاء پڑھنا۔ ☆ عبادت کی کثرت، نوافل، ذکر و دعاء، تلاوت، درود، خیر خیرات اور خصوصاً آخری عشرہ میں شب بیداری اور اعتکاف کرنا۔ ☆ حالت روزہ میں غیبت و جھوٹ، گالی گلوچ وغیرہ تمام گناہوں سے بچنا چاہئے ورنہ روزہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے یا روزہ کمزور ہو جاتا ہے۔

روزہ کو توڑنے والی وہ چیزیں جن سے قضاء و کفارہ دونوں لازم آتے ہیں: رمضان کے اداروزہ میں بغیر عذر کے کسی ایسی چیز کو جو غذا، دواء، یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہو قصداً (جان بوجھ کر) کھالینا یا پینا ☆ قصداً جماع کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو، فاعل و مفعول دونوں پر ☆ سرمہ یا تیل لگانے یا مسواک کرنے یا پچھنا لگانے کے بعد یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا ہو گا قصداً کھالینا یا پینا یا جماع کرنا ☆ اسی طرح عمداً حقہ یا سگریٹ پینا۔

قضاء و کفارہ واجب ہونے کے شرائط : روزہ دار کا عقل و بالغ ہونا ☆ رمضان کا اداروزہ ہونا۔ غیر رمضان میں اگر رمضان کا قضاء روزہ رکھ کر توڑ دے تو قضاء ہے کفارہ نہیں ☆ روزہ شروع کرنے کے بعد توڑا گیا ہو ☆ بیماری یا حیض و نفاس کے بغیر توڑا گیا ہو ☆ روزہ کو جماع یا غذا یا دواء کی قسم کی چیزوں سے توڑا گیا ہو (اگر کسی نے کنکری یا لوہے کا ٹکڑا وغیرہ کوئی ایسی چیز کھالی جس کو لوگ نہیں کھایا کرتے اس کا روزہ جاتا رہا صرف قضاء کرنا ہو گا کفارہ واجب نہیں) ☆ روزہ توڑنے کا فعل کسی کے جبر و اکراہ کے بغیر اپنے ارادہ اور خواہش سے واقع ہوا ہو ☆ روزہ توڑنے سے قبل بھولے سے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو روزہ توڑنے والا ہو ☆ روزہ توڑنے سے قبل کوئی ایسا غیر اختیاری عذر لاحق نہ ہوا ہو جس سے روزہ توڑنا جائز ہو جاتا ہو مثلاً بیماری یا حیض وغیرہ۔

کفارہ کیا ہے؟ لگاتار ساٹھ روزے رکھنا (بیچ میں وقفہ دئے بغیر) اگر بیچ میں ایک روزہ بھی چھوٹ جائے تو پھر شروع سے رکھے البتہ کفارہ کے روزے رکھنے کے درمیان عورت کو حیض آجائے تو حیض کے دنوں کے روزے چھوڑ کر ایام ختم ہوتے ہی فوری روزہ رکھنا شروع کر دے، اور شروع سے ساٹھ کی گنتی پوری کرے البتہ نفاس کی وجہ سے روزے چھوٹ گئے ہوں تو پھر سے روزے رکھے اگر کوئی ساٹھ روزے مسلسل نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو (جوڑ کوۃ کے مستحق ہوں) دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اپنی اوسط استطاعت کے حساب سے یا ساٹھ مسکینوں کو صدقہ فطر کے بقدر یعنی پونے دو کلو گہوں یا اس کی قیمت دیں ☆ رمضان میں کئی روزے توڑے ہوں تو سب کے لئے ایک ہی کفارہ کافی ہے البتہ ہر ایک کی قضاء علیحدہ واجب ہے۔

مسئلہ: کفارہ کے کئی دن کی رقم ایک مسکین کو نہیں دے سکتے، ایک مسکین کو ایک فدیہ سے کم مقدار بھی نہیں دے سکتے، ہاں ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دے سکتے ہیں۔

روزہ توڑنے والی وہ چیزیں جن سے صرف قضاء لازم ہے: ☆ بھول کر کھالینے یا پینے یا بھول کر جماع کرنے سے یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا پھر قصداً کھاپی لینا یا جماع کرنا ☆ کلی کرتے وقت یا غوطہ لگاتے وقت بے اختیار حلق میں پانی اتر گیا اور روزہ یا دتھا ☆ ناس لینا ☆ کان یا ناک میں دواء

یاتیل ڈالنا ☆ سر یا پیٹ کے زخم میں لگائی ہوئی دواء کا پیٹ یا دماغ تک پہنچ جانا ☆ حقنہ لینا یعنی اینما لینا ☆ قصد امنہ بھرقے کرنا ☆ بے اختیار منہ بھر کر آئی ہوئی قے کو لوٹا کر نگل جانا ☆ کسی کو قے ہوئی اور یہ سمجھا کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اس گمان پر کھاپی لیا ☆ رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھانا ☆ آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے غروب ہونے کے گمان پر افطار کر لینا ☆ کنکر، کاغذ، گھانس، روئی وغیرہ ناقابل استعمال اشیاء کا نگل جانا ☆ احتلام ہونے پر یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا کھاپی لینا ☆ کسی کا زبردستی منہ میں پانی ڈال دینا کہ حلق میں اتر جائے ☆ آنسو یا پسینہ کے اس قدر قطروں کا منہ میں چلا جانا کہ اسکی نمکینی تمام منہ میں محسوس ہو ☆ کسی خوشبو (عود، لوبان وغیرہ) کا دھواں سونگھنا ☆ دانتوں میں انکی ہوئی چیز کا زبان سے یا خلال سے نکال کر اندر ہی اندر نگل جانا جب کہ وہ چنے کے برابر یا اس سے زائد ہو لیکن اگر چنے سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ منہ سے نکال کر پھر کھالیا تو روزہ ٹوٹ گیا چاہے وہ چیز کتنی ہی چھوٹی ہو ☆ رمضان کے ادا روزوں کے علاوہ اور روزوں کا توڑ دینا اگرچہ وہ رمضان کے قضاء روزے ہی کیوں نہ ہوں ☆ منہ میں پان دبا کر سو گیا اور صبح ہو جانے کے بعد آنکھ کھلی ☆ پیشاب کی نالی میں کوئی دواء رکھنا یا تیل وغیرہ لگانا ☆ منہ سے خون نکلا اس کو تھوک کے ساتھ نگل گیا (لیکن اگر خون تھوک سے کم ہو اور خون کا مزہ حلق میں معلوم نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا) ☆ اس تھوک کا نگل جانا جو رنگین دھاگہ کے باٹنے کے لئے منہ میں لینے سے رنگین ہو گیا۔

ان چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے: بلا ضرورت کوئی چیز چکھنا یا چبانا ☆ کلی کرنے یا ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا ☆ استنجاء میں میں مبالغہ کرنا ☆ منہ میں پانی دیر تک رکھنا ☆ منہ میں تھوک جمع کر کے نگل جانا ☆ سحری کرنے میں دیر کرنا کہ صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو جائے لیکن اگر واقعی صبح ہو گئی ہو تو روزہ نہیں ہوا ☆ کوسیلہ چبا کر یا منجن سے یا پیسٹ سے دانت مانجھنا (اگر ذرا بھی کوسیلہ وغیرہ حلق میں چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا) ☆ روزہ میں غیبت، جھوٹ، گالی گلوچ کرنا ☆ پچھنے، حجامہ لگوانا۔

ان چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: اگر روزہ یاد نہ ہو اور بھول کر کچھ کھاپی لینا یا جماع کرنا ☆ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے نہانہ یا بیہگا کپڑا پیننا ☆ بے اختیار حلق میں غبار یا دھواں یا مکھی چلی جائے ☆ بے اختیار قے ہو جائے اگرچہ منہ بھر ہو ☆ احتلام ہو جائے ☆ تیل لگانا خوشبو سونگھنا، سرمہ لگانا اگرچہ سرمہ لگانے کے بعد تھوک یا ریشھ میں سرمہ کا رنگ دکھائی دے ☆ بیرونی زخموں پر مرہم لگانا ☆ اپنا تھوک نگلنا چاہے جتنا ہو ☆ کان میں پانی ڈالنا ☆ انجکشن لینا ☆ گلوکوس چڑھانا ☆ ایمر جنسی میں کسی کے لئے خون دینا ☆ ضرورہ مچھرتی جلانا بشرطیکہ دھواں سونگھنے کی غرض نہ ہو۔

روزہ توڑ دینا کب جائز ہے؟ ایسی شدید بیماری یا بھوک پیاس کی ایسی شدت جس سے ہلاکت کا اندیشہ ہو ☆ حاملہ کے لئے ایسی بات پیش آئے کہ روزہ قائم رکھنے سے اسکو یا بچہ کو نقصان پہنچنے کا خوف ہو ☆ سانپ بچھو کاٹ لے اور دواء پینا ضروری ہو جائے ☆ روزہ توڑنے پر مجبور کر دیا جائے بشرطیکہ جان کا یا بہت نقصان کا خوف ہو ان تمام صورتوں میں روزہ توڑ دینا جائز ہے بعد میں قضاء رکھ لے۔

قضاء کرنے کے بعض ضروری مسائل: روزہ کی قضاء میں تاریخ مقرر کر کے نیت کرنا ضروری نہیں البتہ ایک سے زائد رمضانوں کے روزے قضاء ہوں تو سال کا مقرر کرنا ضروری ہے قضاء اور کفارہ کے روزوں میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے ☆ چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء جتنا جلدی ہو سکے کر لے۔

رمضان کا دوسرا اہم عمل نماز تراویح: پورے رمضان میں روزانہ ۲۰ رکعت تراویح پڑھنا سنت مؤ

کدہ ہے جو صحابہؓ کے اجماع سے ثابت ہے پورے رمضان میں کم سے کم ایک قرآن مجید تراویح میں سنایا پڑھنا سنت ہے دس دن یا پانچ دن میں پوری قرآن سن چکے ہوں تب بھی روزانہ تراویح پڑھنا سنت ہے اگرچہ چھوٹے سورتوں ہی سے پڑھ لے ☆ بہتر ہمیکہ جہاں اطمینان سے اور صاف قرآن پڑھا جاتا ہو وہاں تراویح پڑھنے کی کوشش کریں ☆ تراویح میں قرآن سنانے کی اجرت مقرر کرنا جائز نہیں ہے ☆ ختم کے دن زیادہ روشنی کرنا جائز نہیں ہے اور اسکو ثواب اور دین بچھکر کرنا سخت بدعت ہے ہاں کوئی اپنی خوشی سے کچھ مٹھائی کا اہتمام کرے تو جائز ہے ☆ تراویح میں چار رکعت کے بعد بیٹھک مستحب ہے اور مصلیٰ کو اختیار ہے کہ وہ خواہ آہستہ کوئی تسبیح پڑھے یا آہستہ قراءت کرے یا خاموش رہے ☆ ترویجہ میں اجتماعی طور پر بلند آواز سے تسبیح پڑھنا اور تراویح کے بعد انبیاء علیہم السلام کو خطابی جملوں سے سلام پکارنا ثابت نہیں اور ضروری سمجھنا بدعت ہے (اور ہر بدعت سے بچنا بہت ہی ضروری ہے) ☆ تراویح یا سماعت قرآن میں لاؤڈ اسپیکر باہر تک رکھنا جہاں لوگ قرآن غور سے نہ سن رہے ہوں منع ہے جس جگہ سماعت قرآن میں عورتوں کی آواز باہر تک آتی ہے یہ تو اور بھی سخت منع ہے ☆ شبینوں میں تیز رفتاری سے قرآن پڑھنا اور اسکا سننا کہ الفاظ ہی سمجھ میں نہ آ رہے ہوں درست نہیں ہے ☆ حافظ صاحب اگر عشاء کی فرض جماعت سے نہ پڑھ سکے ہوں تو بھی وتر کی نماز پڑھا سکتے ہیں ☆ دو رکعت پر قعدہ بھول کر اٹھ گیا لقمہ دینے پر یا خود کو یاد آ جانے پر تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے تک قعدہ میں واپس لوٹ سکتا ہے اور سہو سے دو رکعت مکمل کریگا ☆ دو رکعت پر نہیں بیٹھا اور دو رکعت ملا لیا اور سجدہ سہو کیا تو بعد کی دو رکعت تراویح کی شمار ہوں گی اور پہلی دو رکعت نفل ہوگی اور اس میں جو پڑھا گیا تھا وہ لوٹا لینا بہتر ہے۔ ☆ دو رکعت پر نہ بیٹھا اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر سلام پھیرے تو نماز نہیں ہوئی چاہے سجدہ سہو کیا ہو یا نہ کیا ہو عادیہ نماز اور عادیہ قرآن کرے۔

☆ عورتوں کی تراویح کی جماعت جسمیں عورت ہی امامت کرے بعض علماء نے کہا ہے کہ گھر کی حد تک درست ہے اور بعض مفتیوں نے مکروہ تحریمی کہا ہے ☆ فرض نماز ہی کے لئے عورتوں کو مسجد آنے کی اجازت نہیں اسلئے تراویح کے لئے اہتمام سے کہیں جمع ہونے کو اکثر علماء نے مناسب نہیں لکھا ہے، بے پردگی و فتنہ کے بھی اندیشے ہیں البتہ کسی گھر میں مرد احباب جماعت سے تراویح پڑھ رہے ہوں اسی گھر کی خواتین بھی پردے کے اہتمام سے پڑھ لے رہی ہوں تو گنجائش لکھی ہے۔

نوٹ: طالب خیر حضرات اپنی خوشی سے اور ختم قرآن پر موقوف یا مشروط نہ کرتے ہوئے خدام دین، مؤذنین، ائمہ اور حفاظ کی رمضان اور غیر رمضان میں مالی خدمت کریں تو یہ جائز ہے۔ ذمہ دار حضرات بھی حفاظ کی آمد و رفت کے خرچ میں، اکرام اور مہمان داری میں غفلت نہ برتیں اخلاقاً۔

رمضان کا تیسرا اہم عمل اعتکاف اور اسکے ضروری مسائل: رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت

مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ہر محلہ میں محلہ کی مساجد میں سے کسی مسجد میں کسی ایک کا بھی اعتکاف میں بیٹھ جانا سب کی طرف سے کافی ہو جاتا ہے ☆ مسجد میں عبادت کی نیت سے ٹہرنے کا نام اعتکاف ہے، نفل اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں بلکہ جب بھی مسجد میں داخل ہو اعتکاف کی نیت کر لینا چاہئے ☆ اعتکاف جو کم از کم ایک دن کا ہے اس میں اور آخری عشرہ کے اعتکاف میں روزہ شرط ہے۔

☆ آخری عشرہ کے اعتکاف کے لئے رمضان شریف کی بیس تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل مسجد میں داخل ہو اور عید کا چاند ہونے کے بعد مسجد سے نکلے ☆ معتکف کو نوافل کے اہتمام، قرآن مجید کی تلاوت، دینی کتب کا مطالعہ، درود شریف، استغفار ذکر و دعاء، وغیرہ میں مشغول رہنا چاہئے ☆ بحالت اعتکاف مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز ہے ☆ معتکف کو پیشاب یا پاخانہ، فرض غسل اور وضو کے لئے نیز نماز جمعہ کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے (فارغ ہو کر فوری آجائے) ☆ بلا عذر قصد آیا سہواً مسجد کے باہر نکلنے یا کسی عذر سے باہر نکل کر زیادہ ٹہرنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے ☆ اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے مسجد سے نکلے اس درمیان کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازہ میں شریک ہو جائے تو جائز ہے ☆ اعتکاف کے دنوں کے اپنے یا گھر والوں کے ضروری کھانے کا انتظام کرنے کے لئے کسی سے زبانی یا فون پر بزنس اور خرید و فروخت کر سکتے ہیں ☆ حالت اعتکاف میں بے ضرورت کسی دنیوی کام میں مشغول ہونا یا بلکل چپ بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے ☆ عورتوں کو اپنے نماز پڑھنے کی جگہ یا کسی کمرے کو مخصوص کر کے اعتکاف کرنا چاہئے۔

رمضان کا چوتھا عمل تلاش شب قدر: سورہ قدر کے حوالہ سے شب قدر کی چار خصوصیات ملتی ہیں (۱) اسی رات قرآن اتارا گیا (۲) شب قدر کی عبادت ہزار و مہینوں سے بھی زیادہ کی عبادت سے بہتر ہے (۳) اسی رات حضرت جبریلؑ دیگر فرشتوں کے ساتھ اللہ کی اجازت سے اللہ کے احکامات لیکر اترتے ہیں (۴) اس رات سلامتی رہتی ہے صبح صادق ہونے تک۔

احادیث مبارکہ میں اس کی بڑی فضیلتیں ملتی ہیں اور آپ ﷺ کا عمل اور حکم ملتا ہے کہ رمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں عبادت دعاء ذکر و فکر کے ذریعہ جاگتے ہوئے اس کو پانے کی کوشش کی جائے۔ صرف جاگنا مقصود نہیں کہ کسی طرح رات گزار دی جائے جیسے کہ بعض نوجوان انتہائی غفلت اور بیکار باتوں میں گزارتے ہیں یہ مقدس اور قیمتی رات کی ناقدری ہے جس سے بچنا چاہئے ستائیسویں شب کو عید اور تہوار قرار دینا اور اس میں ضرورت سے زائد روشنی کرنا اس رات میں عبادت کے بجائے سڑکوں پر پھرنا عمدہ لباس پہننے کا اہتمام کرنا، باجے بجا کر رات گزارنا یہ سب ناجائز امور اور بدعت ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

رمضان المبارک کا ایک اور اہم عمل: رمضان کو حدیث میں غریبوں محتاجوں کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا بھی اہتمام ہو اور ہر مسلمان اپنی سکت کے حساب سے اس میں حصہ لے ☆ روزہ دار کو افطار کرانا بھی بڑا ثواب والا عمل ہے لیکن اس میں شہرت، ریاکاری نہ ہو اور غیر مسنون طریقوں پر کھلانا نہ ہو جیسا کہ آج کل روڈوں پر بے سٹم کے ساتھ یا سیاسی پارٹیوں میں ہوتا ہے۔

اہم مسئلہ: اکثر حضرات رمضان میں زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں اگر اگلے سالوں کی پیشگی ادا کر رہے ہیں تو بہت بہتر ہے لیکن اگر زکوٰۃ کی ادائیگی رمضان سے پہلے کے مہینوں میں واجب ہو چکی ہو تو تاخیر نہ کرنا چاہئے رمضان کے آس پاس زکوٰۃ کی ادائیگی واجب ہو رہی ہو تو رمضان میں ادائیگی جائز ہے اور اس پر ثواب زیادہ ہے۔

زکوٰۃ کس پر اور کب فرض ہے؟ ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد یا عورت جس کے پاس نصاب کے بقدر یا

اس سے زیادہ سونا یا چاندی یا مال تجارت ہو یا روپیہ ہو جو سال بھر کے ضروری اخراجات سے زائد ہو اور اس پر سال گذر گیا ہو تو اس کا ڈھائی فی صدہ 2.5% بطور زکوٰۃ نکال کر مستحقین کو دینا فرض ہے۔

نصاب کیا ہے؟ سونا 87 گرام یا چاندی 612 گرام یا مال تجارت جو سونا یا چاندی کے نصاب کے

بقدر ہو یا روپے جو سونا یا چاندی کے نصاب کے مساوی ہوں۔ ☆ اشیاء مذکورہ میں سے کچھ یہ کچھ وہ ہوں تو مجموعی قیمت سے کوئی نصاب جیسے چاندی کا نصاب بن جا رہا ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے ☆ فلکس ڈپازٹ پر بھی زکوٰۃ ہے۔ یقینی طور پر ملنے والے قرض پر بھی زکوٰۃ ہے۔

صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟ ہر صاحب نصاب پر یا نصاب کے مساوی قیمتی ضرورت سے زائد

سامان کے مالک پر اگرچہ اس پر سال نہ گذرا ہو اپنے طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ صبح عید نصیب ہونے پر لیکن پیشگی دے دینا بہتر ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار: ایک کلوچھ سو تینتیس 1.6.33 گرام گہوں یا اسکی قیمت ہے احتیاطاً پونے دو

کلو دے دے اور گہوں کے علاوہ دوسرے اجناس دے رہے ہوں تو اس کا ڈبل ادا کریں۔

زکوٰۃ اور صدقہ فطر اکن کو دے؟ زکوٰۃ اور صدقہ فطر اپنے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹے،

بیٹیوں پوترے پوتریوں نواسے، نواسیوں کو اور شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو نہیں دے سکتے۔ بقیہ تمام قریب یا دور کے غریب رشتہ دار یا دیگر مسلمان، فقراء، مساکین، غریب مسافرین مقروض وغیرہ کو دے سکتے ہیں۔

ناشر :

المدرسة الدينية احياء العلوم : (تحت الريضان ويلفير اسٹڈیجو کیشنل ٹرسٹ)

مفتی شاہ محمد نوال الرحمن صاحب مدظلہ کی زیر سرپرستی اور مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مدظلہ کی زیر نظامت ۱۹۹۲ء سے بفضل اللہ دینی، تعلیمی و اصلاحی خدمات انجام دے رہا ہے۔

کل تعداد طلباء 280 ☆ کل تعداد مدرسین 22 ☆ شعبہ جات، قاعدہ، ناظرہ، حفظ، عالم کورس (اعداد یہ تاششم)، شعبہ تصحیح، شعبہ دارالافتاء، شعبہ تربیت، شعبہ تبلیغ ☆ تعداد فارغین حفظ 110 ☆ سالانہ مصارف (تعمیرات کے علاوہ) 1500000 (پندرہ لاکھ) اکثر طلباء و طالبات غریب و نادار ہیں، جن کے اخراجات کی تکمیل مدرسہ کی جانب سے کی جاتی ہے۔ آپ حضرات سے گزارش کی جاتی ہے کہ مدرسہ ہذا کے غریب طلباء کے اخراجات کی تکمیل کے لئے زکوٰۃ و صدقات یا نقد عطیات کے ذریعہ تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

تعمیری کام جاری ہے ثواب جاریہ کے واسطے عطیات یا تعمیری اشیاء سے تعاون فرمائیں۔

فجزا کم اللہ خیرا

9247310420, 040-64581031, 9849145388, 9490703002